بلا تبصرہ

توہین آمیز خاکے

ہم قادیانیوں کی یقین دہانی سے دھوکا کھا گئے: ڈینش انٹیلی جنس افسر کا انکشاف

کوپن ہیگن (رپورٹ: ڈاکٹر جاوید کنول) ڈنمارک میں خفیہ ادارے کے ایک افسر نے اپنا نام اور عہدہ صیغۂ راز میں رکھنے کی شرط پر کارٹون ایشو پر گفتگو کرتے ہوئے ''جنگ'' کو بتایا کہ ستمبر ۲۰۰۵ء میں قادیانیوں کا سالانہ جلسہ ڈنمارک میں ہوا۔ جس میں قادیانیوں کے مرکزی ذمہ داران نے شرکت کی۔ اس موقع پر قادیانیوں کے ایک وفد نے ڈینش وزیر سے ملاقات کے دوران جہاد کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے انہیں بتایا کہ وہی اسلام کی حقیقی تعلیمات کے علمبردار ہیں اور ان کے نبی مرزا غلام احمد قادیانی (نعوذ باللہ من ذالک) نے جہاد کو منسوخ قرار دے دیا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اسلامی احکامات تبدیل کر دیئے ہیں۔ اس لیے کہ محمد ﷺ کی تعلیمات اور ان کا عہد ختم ہو چکا ہے۔ (نعوذ باللہ من ذالک)۔ ان کی اس یقین دہانی پر کہ محمد ﷺ کے پیروکار صرف سعودی عرب تک محدود ہیں۔ ۳۰ ستمبر کو ڈینش اخبار نے محمد ﷺ کے حوالے سے بارہ کارٹون شائع کیے جن کا مرکزی نکتہ فلسفۂ جہاد پر حملہ کرنا تھا۔ اعلیٰ ڈینش افسر نے کہا کہ ہمیں جنوری کے آغاز تک اس بات کا یقین تھا کہ قادیانیوں کا دعویٰ سچا تھا کیونکہ جنوری تک سوائے سعودی عرب کے کسی اسلامی ملک نے ہم سے باقاعدہ احتجاج نہیں کیا تھا۔ او آئی سی کی خاموشی ہمارے یقین کو پختہ کر رہی تھی۔ اس ذمہ دار آفیسر نے اس نمائندے کو اس ملاقات کی وڈیو ٹیپ بھی سنائی۔ جس میں ڈینش، اردو اور انگریزی زبان میں گفتگو ریکارڈ تھی۔ دریں اثنا ''جنگ'' کے ایک سروے میں جس میں تین دنوں کے اندر ۱۵۰۰ ڈینش لوگوں کے خیالات معلوم کیے گئے۔ یہ بات سامنے آئی کہ ۹۰ فیصد ڈینش لوگوں کے خیال میں ڈنمارک کے اخبار نے محمد ﷺ کے بارے میں کارٹون شائع کر کے غیر ذمہ داری کا ثبوت دیا ہے۔ ۷۴ فیصد لوگوں کے مطابق ذمہ داریوں کا تعین کیے بغیر آزادی ممکن نہیں اور پریس کے لیے ذمہ داریوں کا تعین کرنے کے لیے قانون سازی وقت کا اہم ترین تقاضا ہے۔ ۳۱ فیصد لوگوں کے مطابق اس مسئلہ کا حل صرف یہ ہے کہ اہل اسلام ڈینش حکومت اور متعلقہ اخبار کی معذرت قبول کر لیں۔ جن لوگوں کو اظہارِ خیال کی دعوت دی گئی تھی۔ ان میں کاروباری افراد، طالب علم، سیاسی کارکنان، اخبار نویس ٹیکسی ڈرائیور اور ملازمت پیشہ افراد شامل تھے۔ لوگوں کی اکثریت از خود یہ نکتہ سامنے لے کر آئی کہ چند ماہ قبل جب جوتے بنانے والی ایک فرم نے اپنے جوتوں پر حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی تصویر شائع کی تو ڈینش حکومت نے ان جوتوں کی فروخت پر پابندی عائد کر کے فرم کو بند کر دیا۔ اگر حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی تصویر پر یہ کارروائی ہو سکتی ہے تو پھر محمد (ﷺ) کے کارٹون شائع کرنے پر متعلقہ اخبار کے خلاف کارروائی کیوں ممکن نہیں ہے؟ علاوہ ازیں ڈینش ٹیچرز یونین نے اپنے ایک اجلاس میں اتفاق رائے سے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ عیسائیت کے ساتھ اسلام کو بھی لازمی مذہبی تعلیم قرار دیا جائے تاکہ مستقبل کے ورثاء اسلام اور عیسائیت کا موازنہ کر سکیں۔ اس قرارداد کے مطابق دنیا کو جنگ کے شعلوں سے بچانے اور اسے امن کا گہوارہ بنانے کے لیے ضروری ہے کہ نئی نسل کو اسلام کی تعلیمات سے آگاہ کیا جائے۔

ماخوذ http:/www.jang-group.com/jang/mar2006-daily/02-03-03/europe/euro.htm